22دسمبر،2011

زاہد حسین میموریل لیکچر

مالکاری (فائنانس) کا بہترین استعمال غریبوں کی بہبود کو فروغ دینا ہے، پروفیسر بینر جی

میساچیوسٹس (Massachusetts) انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (MIT) کے معاشیات کے پروفیسر جناب ابھیجت ونایک بینرجی (Abhijit Vinayak Banerjee) نے کہا ہے کہ مالکاری (فائنانس) کا بہترین استعمال یہ ہے کہ اسے غریبوں کی بہبود کے لئے استعمال کیا جائے اور ایسے چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں کو جن کے تیزی سے ترقی کرنے کے امکانات ہیں، مزید موثر انداز میں قرضے کی فراہمی کے راستے تلاش کئے جائیں۔

آج کراچی کے ایک مقامی ہوٹل میں ''چھوٹے قرضے اور چھوٹے کاروبار کی مالکاری'' کے موضوع پر ایک لیکچر دیتے ہوئے پروفیسر بینرجی نے کہا کہ غربت سے نمٹنے میں غریبوں کی مدد کرنے کے لئے انہیں امیر بنانے سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ انہیں مالیاتی خدمات تک رسائی میسر ہو۔ انہوں نے کہا کہ چھوٹے قرضے (مائیکروکریڈٹ) کے سبب انٹرسٹ ریٹس میں 30 سے 60 فیصد کی آئی ہے اور اس سے غریبوں کے درمیان بچتوں میں اضافہ ہوا ہے، یوں اس سے غربت میں کمی میں مدد ملی ہے۔

اس لیکچر کا انعقاد جو پہلے گورنر، اسٹیٹ بینک جناب زاہد حسین کے نام سے 1973 میں شروع ہونے والی زاہد حسین میموریل لیکچر سیریز کا 18 واں لیکچر تھا، اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے کیا تھا۔

پروفیسر بینرجی نے غرباء کی مالیاتی رسائی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ بڑے بینک شرائط کی بھرمار کے ساتھ ضمانت (کولیٹرل) کی بنیاد پر قرضے فراہم کرتے ہیں، جن سے ایک طرف تو دستیاب قرضے کا حجم دباؤ کا شکار رہتا ہے تو دوسری جانب اس سے قرض گیروں کی تعداد بھی محدود ہو جاتی ہے۔

لین دین کی لاگت (ٹرانزیکشن کوسٹس) کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بھاری لاگت چھوٹے قرض گیروں کے لئے شرح سود میں اضافے کا سبب بنتی ہے جس سے نتیجتاً ان کے نادہندہ ہونے کے امکان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور آخر کار ایک "vicious circle" وجود میں آجاتا ہے۔

مختلف ممالک کے تجربات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ ترقی پذیر ممالک میں چھوٹے قرضے کی بدولت مختلف تجربات کے ساتھ کاروبار میں وسعت آئی ہے۔ بھارت، جنوبی افریقہ، کینیا اور سری لنکا کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ مائیکرو فائنانس سے غرباء کی بینکوں کی شاخوں تک مالیاتی رسائی میں اضافہ ہوا ہے جس کا نتیجہ سرمایہ کاری اور بچتوں کی بلند سطح کی صورت میں برآمد ہوا ہے۔

کینیا کی مثال پیش کرتے ہوئے انہوں نے نشاندہی کی کہ بچتوں کے کھاتوں (سیونگ اکاؤنٹس) تک رسائی سے کاروبار میں لگا ہوا سرمایہ دگنا ہوا جبکہ سری لنکا اور بھارت میں ایک تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ قرض گیر اپنے قرض کا بڑا حصہ دیرپا استعمال کی اشیاء پر خرچ کرتے ہیں۔ قرض گیروں کو درپیش

مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے رائے ظاہر کی کہ چھوٹے قرضے کی غیر لچکداری کم سرمایہ کاری کی بڑی وجہ ہے۔

فون بینکنگ، بامقصد مصنوعات، ایس ایم ای فائنانسنگ کے لئے KYC کی رعایت کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ یہ اقدامات مذکورہ بالا ممالک میں مجموعی طور پر غربت کی سطح کم کرنے میں معاون ثابت ہوئے ہیں۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے پہلے گورنر جناب زاہد حسین (مرحوم) کے صاحبزادے جناب جسٹس (ریٹائرڈ) ناصر اسلم زاہد نے تقریب کی صدارت کرتے ہوئے اپنے والد کے متعدد کارناموں کا ذکر کیا اور کہا کہ ان کے والد کی کاوشوں سے نہ صرف پاکستان کے مرکزی بینک کو استحکام ملا بلکہ انہوں نے نیشنل بینک آف پاکستان اور چند دیگر انشورنس کمپنیوں کے قیام میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) ناصر اسلم زاہد نے کہا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح تین ماہ سے بھی کم ریکارڈ عرصے میں ہوا اور اس کے بانی ارکان نے پختہ عزم کی ایک مثال قائم کی جس پر اسٹیٹ بینک اور قومی معاشی تعمیر وترقی میں مصروف تمام افراد کو فخر ہونا چاہئے۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ابتدائی عرصے کے دوران بینک کے لئے میرے والد کی اعلیٰ خدمات کے اعتراف اور ان کی ستائش کو میں اور میرے اہل خانہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

تقریب کے مہمان مقرر کا تعارف کراتے ہوئے گورنر، اسٹیٹ بینک جناب یاسین انور نے اپنے خطاب میں کہا کہ پروفیسر بینرجی کی ریسرچ کے عمومی شعبوں میں اقتصادی ترقی، انفارمیشن تھیوری، تھیوری آف انکم ڈسٹری بیوشن اور میکرو اکنامکس شامل ہیں۔ انہوں نے کہا جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ کسی بھی ماہر معاشیات کی اہلیت بالخصوص ایسے ماہر معاشیات کی جس کا تعلق تدریس سے بھی ہو، کا اندازہ بنیادی طور پر اس کی مطبوعہ تحریروں کے معیار سے لگایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب تک ڈاکٹر بینرجی نے دنیا کے معروف معاشی جرنلز میں 60 مقالے تحریر کیے ہیں۔ تحقیق کے اس خزانے کی اہم بات یہ ہے کہ اس میں حقیقی دنیا کے مسائل پر حقیقی دنیا کے حل کے ساتھ توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ پروفیسر بینرجی کی تازہ ترین تحقیق 'randomized controlled trials' کی بنیاد پر معاشی مداخلت (economic interventions) کے مطالعے پر ہے۔ پروفیسر بینرجی نے تین کتابیں تحریر کی ہیں جن میں ان کی حالیہ کتاب "Poor Economics" بھی شامل ہے، جس نے پوری دنیا کے اسکالرز کی توجہ حاصل کی۔ اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا کہ اس کے علاوہ پروفیسر بینرجی اکنامک اینالسس آف ڈیولپمنٹ میں ریسرچ بیورو کے سابق صدر ہیں، وہ NBER کے ایک ریسرچ ایسوسی ایٹ، CEPR ریسرچ فیلو، Kiel انسٹی ٹیوٹ کے بین الاقوامی ریسرچ فیلو، امریکن اکیڈمی آف آرٹس اینڈ سائنس اور اکنامیٹرکس سوسائٹی کے فیلو ہیں اور Guggenheim فیلو اور Alfred P. Sloan فیلو رہ چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پروفیسر بینرجی سماجی علوم اور معاشیات میں انفوسس پرائز 2009 بھی حاصل کر چکے ہیں۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے جناب زاہد حسین (مرحوم) کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ جناب زاہد حسین (مرحوم) قائداعظم محمد علی جناح کے ایک قریبی ساتھی اور بے پناہ خصوصیات اور اعلیٰ شہرت کے حامل انسان تھے۔ انہوں نے اپنے شاندار کیریئر کا آغاز برطانوی بھارت سے کیا اور اپنے کیریئر کو پاکستان کے اعلیٰ ترین عہدوں پر خدمات انجام دے کر فروغ دیا۔ انہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تدریس کا فریضہ بھی انجام دیا، وہ بھارت میں پاکستان کے پہلے ہائی کمشنر تھے، وہ ٹیکسیشن انکوائری کمیٹی کے پہلے چیئرمین اور منصوبہ بندی کمیشن کے پہلے چیئرمین تھے، اس طرح انہوں نے پاکستان کے لئے پہلا پانچ سالہ منصوبہ بھی بنایا۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا کہ جناب زاہد حسین کو ایک اور اعزاز یہ حاصل ہے کہ انہیں اسٹیٹ بینک آف پاکستان جس کا باقاعدہ افتتاح یکم جولائی 1948 کو قائداعظم محمد علی جناح نے کیا، کا پہلا گورنر مقرر کیا گیا۔ ملک کے مرکزی بینک جسے قائداعظم محمد علی جناح نے ملک کی مالیاتی خودمختاری کی علامت قرار دیا، کے سربراہ کی حیثیت سے جناب زاہد حسین نے ایک اقتصادی منتظم کے طور پر اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔

انہوں نے کہا کہ جناب زاہد حسین نے پاکستان کے لئے اس وقت کی موجودہ اور مستقبل کی معاشی مشکلات کا پہلے ہی اندازہ لگا لیا تھا اور انہیں ان مسائل کے حل کے لئے ماہرین معاشیات کی اہمیت کا بخوبی اندازہ تھا۔ اسی لئے جناب زاہد حسین نے بینک کو بہترین مہارت کا حامل بنانے کے لئے اقدامات کئے تا کہ ملک کی معاشی ترقی کے لئے موثر انداز میں پیش رفت کی جا سکے۔ گورنر، اسٹیٹ بینک نے کہا کہ اس ضمن میں جناب زاہد حسین کے اقدامات نتیجہ خیز ثابت ہوئے اور انہوں نے اسٹیٹ بینک میں اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل ماہرین معاشیات تعینات کئے۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ جناب زاہد حسین کی با صلاحیت ماہرین معاشیات کو تعینات کرنے کی اہلیت کی تصدیق اس امر سے ہوتی ہے کہ ان ماہرین معاشیات میں سے کئی نے قوم کی بحیثیت پالیسی ساز خدمت کی اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں میں بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ ان ماہرین معاشیات میں سے ایک ڈاکٹر محبوب الحق تھے جن کی خدمات اور کامیابیاں سب سے پر عیاں ہیں، جنہیں ایک شاندار معاشی ماہر ہونے کے علاوہ ترقی پذیر دنیا کا سب سے اہم اور موثر ترجمان بھی قرار دیا جاتا ہے۔

:☆☆☆